حوالے سے "جمہور اہل سنت" کا موقف مدیر الخیر نے شائع کیا پھر اس پر اپنے باطن کی سیاہی مل کر "کتمانِ حق" کی بھرپور کوشش کی مگر حق پھر بھی ظاہر ہو کر رہا۔

حضرت امیرِ شریعت اور جانشینِ امیرِ شریعت رحمہم اللہ کو خیر المدارس اور اکابرِ خیر المدارس سے محبت واخلاص پر مبنی جو دینی تعلق رہا ہے وہی ہمارے مدِ نظر ہے اور اسی لئے ہم نے صرف نظر کیا۔ یہی تعلق آج تک کچھ کہنے، لکھنے میں مانع رہا ہے۔ ملحوظ خاطر رہے کہ شاہ جی رحمہ اللہ کے فکری وارث ہزاروں کی تعداد میں زندہ ہیں اور وہ کسی تقدس مآب کو فکری تلبیس کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ واضح رہے کہ اب جوابِ آں غزل کے لئے ہم اپنا حق بہرحال محفوظ رکھتے ہیں۔ فی الحال ہم ان کی خدمت میں قائد احرار جانشینِ امیرِ شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ کے اس معرکہ آراء خطاب سے ایک اقتباس پیش کرتے ہیں جو انہوں نے ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۸۱ء کو جامعہ خیر المدارس کے سالانہ جلسہ میں قاضی مظہر حسین چکوالی صاحب کی متنازع تقریر کے بعد فرمایا۔ امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے موصوف کو اپنی حرکت پر ضرور ندامت ہوگی۔ اور "اکابر و جمہور اہل سنت" کا مسلک بھی ان کی سمجھ میں آجائے گا۔ لیجئے بقائمی ہوش وحواس کھلی آنکھوں سے شاہ جی کا خطاب پڑھئے۔

احرار ختم نبوت سنٹر کی تعمیر

جدید مرکز احرار دارالعلوم ختم نبوت اور احرار ختم نبوت سنٹر۔ مقابل مرکزی مسجد عثمانیہ، معاویہ چوک، ہاؤسنگ سکیم چیچا وطنی۔ کی تعمیر کا کام جاری ہے ضلع ساہیوال بالخصوص علاقہ چیچا وطنی کے ساتھی خصوصی توجہ فرمائیں۔

رابطہ:

دفتر احرار جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ چیچا وطنی۔

ناقل: مہدی معاویہ

جامعہ خیر المدارس میں
جانشین امیرِ شریعت کی ایک معرکہ آراء تقریر

بزرگان ملت، علماء کرام مشائخ عظام:

یہ مدرسہ حقیقتاً میرا اپنا مدرسہ ہے یہ میری مادر علمی ہے۔ جس کی گود میں سات برس تک میں نے علم حاصل کیا۔ اس کے بانی، اپنے محسن اور مربی حضرت الاستاذ مولانا خیر محمد جالندھری نور اللہ مرقدہ کی نگرانی میں میں نے تربیت حاصل کی۔ اور کم و بیش ستائیس برس ان کے قدموں میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ زندگی کا بہت بڑا حصہ الحمدللہ اس عدیم النظیر محسن و مربی کی سنگت اور معیت میں گذارا۔

یہاں میں کبھی بھی تقریر کی نیت سے حاضر نہیں ہوا، اور نہ اب اس نیت سے آیا ہوں، میرے لئے نسبت مصیبت بن گئی ہے کہ شاہ جی کا لڑکا ہے، یہیں پڑھتا رہا ہے اور شاگرد بھی یہیں کا ہے۔ یہ جان بوجھ کر نکل جاتا ہے، یہ چاہتا ہے کہ میرے پیچھے کاروں والے دوڑتے پھریں..... میں اس تخیل پر بھی لعنت بھیجتا ہوں۔ یہاں آکر خطابت کے انداز میں گفتگو کرنے میں مجھے دراصل شرم دامنگیر ہوتی ہے میرے لئے اتنی ہی سعادت بہت ہے کہ میں اپنے استاذ کی اولاد کا منہ دیکھ لوں، مدرسہ کو دیکھ لوں، یہ آباد نظر آئے۔ یہاں سے جو قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ وہ میری زندگی میں بھی یونہی بلند ہوتی رہیں اور بعد میں بھی۔ اس سے زیادہ میری کوئی تمنا نہیں ہے۔ مجھ سے پہلے جس یزید کی تردید ہو رہی تھی میرا تو ایمان ہے کہ صحابہؓ کی جوتیوں کی برکت سے اگر میں تقریر نہیں کروں گا تو اس یزید کی جوتی کو بھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی..... وہ بہت بُرا مشہور ہے نا؟ لیکن ...... یقیناً وہ ابن سبا سے بُرا نہیں ہے۔ حسن بن صباح سے بُرا نہیں ہے سکندر مرزا سے بُرا نہیں ہے۔ خمینی سے بُرا نہیں ہے۔ اس لئے کہ وہ صحابی کا بیٹا ہے۔ صحابی کا پوتا ہے تابعی ماں کا بیٹا ہے۔ اور ام المؤمنین ام حبیبہؓ کا بھتیجا ہے۔ وہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے مقابلے میں تو بُرا ہو سکتا ہے۔ ہر لپاڈ ئیے کو اسکے مقابلے میں نہیں لایا جاسکتا۔ شرابیوں اور زانیوں کو اس کے مقابلے میں کھڑا نہیں کیا جاسکتا۔ جن کے باپ کا سات ضلعوں میں پتہ نہ ہو۔ وہ یزید کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ حیران مت ہونا، میں جانتا ہوں جو کچھ کہا گیا۔ مجھے اپنے اکابر کا مذہب اچھی طرح معلوم ہے۔ میں کسی گنبد میں بند نہیں رہتا اور کسی غار میں بھی پرورش نہیں پاتا۔ میں نہیں چاہتا تھا یہ موضوع شروع ہو۔ لیکن میرے ایک محترم فاضل بزرگ نے اس مسئلے پر بڑی بمبارٹمنٹ کی ہے۔ جن اکابر کا انہوں نے نام لیا ہے انہی اکابر میں حضرت قطب الاقطاب مولانا رشید احمد گنگوہی نور اللہ مرقدہ بھی ہیں۔ میں تو ایک طالب علم ہوں ہو فاضل بزرگ کی نظر سے وہ تمام فتاویٰ گذر چکے ہوں گے جو اکابر نے دیئے ہیں۔ انہی میں حضرت گنگوہی کا فتویٰ بھی ہے کہ

"اگرچہ میں اپنے بزرگوں کی پیروی میں (یزید کو) فاسق کہہ دیتا ہوں لیکن یہ واضح رہے کہ یہ مسئلہ علم